بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

تصریحات

اللہ اللہ! اس بارگاہِ صمدیت کی شانِ بے نیازی تو دیکھئے کہ جس کے نام پر ہر سال لاکھوں جانیں قربان ہو جاتی ہیں، چھری چلتی ہے، رگیں کٹتی ہیں، بدن تڑپتے ہیں اور لہو کی دھاریاں چھوٹ نکلتی ہیں ——— اور یہ محض اس لئے کہ "لا الٰہ اِلّا اللہ واللہ اکبر" کا نعرہ بلند ہو ——— دنیا والے اپنے خالقِ حقیقی کو پہچان لیں کہ عظمت و بڑائی کے لائق وہی ذات وحدہٗ لاشریک ہے، اور ایک جان کی قربانی دے کر عملی طور پر یہ ثبوت فراہم کریں کہ ان کی عبادت، ان کی قربانی، ان کا مال، ان کی اولاد، ان کا چلنا اور پھرنا، اٹھنا اور بیٹھنا، کھانا اور پینا، زندگی اور موت، تمام کاموں کا انجام، اللہ رب العالمین کی طرف ہے ——— اور سچ پوچھئے تو یہ کوئی ظلم یا زیادتی بھی نہیں اور نہ ہی اسے بے رحمی، شقاوت اور سنگ دلی سے تعبیر کیا جا سکتا ہے، خالقِ دوجہاں اپنی مخلوق پر ہر طرح کا اختیار رکھتا ہے اور اس کارخانۂ قدرت میں تمام چیزیں اسی کی بنائی ہوئی اور اسی کی پیدا کردہ ہیں، وہ جب چاہے انہیں مٹا ڈالے، جب چاہے نئی زندگی بخش دے، ہم اگر اعتراض کریں بھی تو کیونکر؟ ——— ہم کون اور ہماری حیثیت کیا!

لیکن موجودہ دور کے بعض نام نہاد مفسر ایسے دیدہ دلیر واقع ہوئے ہیں کہ اب وہ خدائی احکام کی راہ میں بھی روڑے اٹکانے لگے ہیں - اور یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی خواہشات کو اپنا معبود قرار دے چکے ہیں اور جن کا دین، ایمان اور مقصدِ حیات محض پیٹ ہے - وہ ہر عمل کو پیٹ کی کسوٹی پر پرکھتے ہیں، اگر کسی طریقہ سے انہیں یہ جہنم بھرتا نظر آتا ہے، وہ اسے فرضِ عین قرار دے دیتے ہیں اور جہاں کہیں ان کے پیٹ میں درد اٹھا یا شکمِ دوزخ کا ایندھن بظاہر کم ہوتا نظر آیا، ہر عمل انہیں بے حقیقت، معیوب اور احمقانہ معلوم ہونے لگا ——— شکم پروری ان کے نزدیک انسانیت کی معراج ہے!

پڑھنے کو یہ لوگ بھی قرآن پڑھتے ہیں، اس کی آیات کی لمبی لمبی تفسیریں بھی لکھتے ہیں ———

انسانیت کو انسانی نظریۂ حیات سے روشناس کرانے کے دعوے دار بنتے اور اپنے تئیں قرآنی نظامِ ربوبیت کے علمبردار کہلوانے میں فخر محسوس کرتے ہیں لیکن سوچ اتنی گھٹیا اور لپست ہے کہ قربانی جیسے عظیم عمل کو دولت کے ضیاع، قیمتی جانوں کی بربادی اور بے رحمی اور بے دردی سے منسوب کر ڈالا اور کوئی عار محسوس نہ کی۔

ان لوگوں کے نزدیک قربانی محض ایک ایسے جانور کے گلے پر چھری پھیرنے کا نام ہے جو عام حالات میں دس یا پندرہ گھروں کے لئے کافی ہوتا، لیکن اسراف کا شکار ہو کر عید الضحیٰ کے دن صرف ایک ہی گھر میں ذبح کر ڈالا گیا ——— جہاں سوچنے کا انداز یہ ہو، وہاں قیمتی جانوں کے اتلاف کا درد کیونکر نہ اٹھے گا؛ تاہم کمیونسٹ کے نقطۂ نظر سے ہی سوچنا ضروری ہے تو دیہات میں بسنے والے ان لاتعداد لوگوں کا کیا قصور ہے جو سال بھر میں صرف ایک ہی دفعہ (اور وہ بھی عید قربان پر) اپنے منہ کا ذائقہ بدلتے ہیں ——— لیکن ان غریبوں کی یہ حرکت بھی ان کے لئے ناقابلِ برداشت ہے ——— اور پھر پورے سال بعد بھی ایک بڑے گاؤں میں قربانی کے اتنے جانور ذبح نہیں ہوتے ۔ جتنے ہر روز، عام حالات میں، لاہور جیسے شہر کی صرف ایک دو کان پر ذبح ہو جاتے ہیں ——— کیوں جناب! جب معاملہ اپنے پیٹ کا ہو تو بے رحمی، بے دردی اور دولت کے ضیاع کے الفاظ بے معنی ہو کر رہ جائیں اور جب محض خوشنودئ خداوندی اور رضائے الٰہی مقصود ہو یا مسئلہ غریب کے پیٹ کا ہو تو ملکی معیشت کی عمارت ڈگمگانے لگے اور اس کے دھڑام سے نیچے آگرنے کا خطرہ ہر آن آپ کو لاحق ہو جائے، یہ کہاں کا انصاف ہے ——— ؟

دراصل یہ لوگ قربانی کی حقیقت کو سمجھے ہی نہیں۔ ذرا سوچئے تو سہی، ایک شخص ہوش سنبھالتے ہی تلاشِ حق کے لئے نکلتا ہے اور جب اسے پا لیتا ہے تو اپنے پورے ماحول سے یکسر بغاوت کر دیتا ہے، وہ شفقتِ پدری سے محروم ہو جانا گوارا کر لیتا ہے لیکن یہ نہیں دیکھ سکتا کہ اس کے ہوتے ہوئے اس کا باپ معبودِ حق کو چھوڑ کر معبودانِ باطلہ کے سامنے سر جھکائے ——— اور جب باپ تبلیغِ حق سے کان بند کر لیتا ہے تو وہ اس گھر کو ہی خیرباد کہہ دیتا ہے جس میں اس نے آنکھ کھولی اور بچپن گذارا ——— مال و دولت اور جائیداد کو ٹھوکر مارتا ہوا وہ وقت کے سب سے بڑے جابر اور ظالم بادشاہ کے سامنے جا کھڑا ہوتا ہے اور بہ بانگِ دہل یہ اعلان کرتا ہے کہ تیرے سر پر جو خدائی کا بھوت سوار ہے، اس کو اتار پھینک یا اس کا کوئی ثبوت پیش کر ورنہ میں تیری خدائی سے انکار کرتا ہوں ——— وہ صرف حاکمِ وقت کے سامنے ہی نہیں، پوری قوم کے سامنے ڈٹ جاتا ہے ———

ـــــ "وتاللہ لاکیدن اصنامکم" کا نعرہ بلند کرتا ہے اور کلہاڑے کی پے در پے ضربوں سے تراشیدہ خداؤں کے ٹکڑے اڑا دیتا ہے ـــــ پجاری اپنے خداؤں کی مدد پر کمربستہ ہوکر اس کے لئے آگ کا الاؤ بھڑکاتے ہیں تو وہ جانِ عزیز کی بھی پرواہ نہیں کرتا اور از خود اس میں کود کر کائناتِ عالم کو محوِ حیرت کر دیتا ہے ـــــ اس امتحان میں سرخرو ہوکر نکلتا ہے تو اس راہ کے باقی معرکے سر کرنے کے لئے نکل کھڑا ہوتا ہے ـــــ بڑی آرزوؤں کے بعد، بڑھاپے میں اولاد کا میٹھا پھل چکھتا ہے اور ابھی جی بھر کر بچے کو پیار بھی نہیں کر پاتا کہ حکمِ خداوندی کے تحت عزیز از جان لختِ جگر کو اس کی والدہ سمیت ایک ایسے لق و دق صحرا میں چھوڑ کر چلا آتا ہے جہاں پرندہ پر نہیں مار سکتا ـــــ اور پھر جب باپ بیٹا ملتے ہیں اور اس کے باوجود کہ بیٹا اس کے بڑھاپے کا واحد سہارا ہے، غیب سے یہ حکم ملتا ہے کہ ابراہیم! اپنے اس پیارے بچے کو خدا کی راہ میں قربان کر دے ـــــ تیز چھری سے اس کی شہ رگ کو کاٹ کر اس کا سلسلۂ حیات منقطع کر دے تو یہ مردِ حق آگاہ اپنی پیشانی پر شکنِ اضطراب لائے بغیر، اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ کر، جگر کے ٹکڑے کو رسیوں میں جکڑ کر اس کی گردن پر چھری چلا دیتا ہے ـــــ تب یہ صدا آتی ہے:

"اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا"

ابراہیم! ہم نے تجھے ہر طرح سے آزمایا، اور تو ہر آزمائش میں پورا اترا ـــــ اب تیری باری آتی ہے، مانگ جو کچھ مانگتا ہے! ـــــ اور پھر پورا عالم گواہ ہے کہ دینے والے نے کچھ اس فیاضی سے دیا کہ تنگیِ داماں کا خطرہ لاحق ہونے لگا۔

عرض کی: "رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا آمِنًا" (البقرۃ)

فرمایا: "وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ آمِنًا" (آل عمران)

عرض کی: "رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ" (البقرۃ)

فرمایا: "وَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا" (آل عمران)

عرض کی: "فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ" (ابراہیم)

فرمایا: "وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا" (آل عمران)

عرض کی: "رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ" (البقرۃ)

فرمایا: "لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ" (آل عمران)

ـــــ الغرض نہ صرف اس مردِ مومن کی ہر دعا کو شرفِ قبولیت بخشا بلکہ اس کی زندگی کے ہر ہر ادا کو

شعائر اللہ، قرار دے ڈالا ـــــ قیامت تک کے لوگوں کو یہ حکم دے دیا کہ تم خواہ کسی بھی خطۂ زمین سے تعلق رکھتے ہو، زندگی میں ایک مرتبہ (بشرطِ استطاعت) اس گھر کی زیارت ضرور کرو جس کو میرے دو مقبول بندوں نے اپنے ہاتھوں سے تعمیر کیا ـــــ اس گھر کے گرد ننگے سر، ننگے منہ، گرد آلود بال لیکر دیوانوں کی طرح دوڑو، صفا اور مروہ کے چکر کاٹو، مقامِ ابراہیم پر نماز پڑھو، جمرات کو کنکر مارو اور منیٰ میں جاکر قربانیاں کرو ـــــ پس اگر خدا کا ایک برگزیدہ بندہ اپنے آقا کے ہر حکم کی تعمیل کرتا ہے جس کی گواہی خود خدائے قدوس دے رہا ہے کہ "اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" ـــــ اور اللہ تعالیٰ خوش ہوکر، اس کی قربانیوں کو قبول فرماتے ہوئے اسے "اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ" کی خوشخبری سناتا ہے اور "تَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ" کا وعدہ دے کر اس کی ہر سنت کو زندہ رکھنا چاہتا ہے تو ان پیٹ کے پجاریوں سے پوچھیے کہ بھلا تمہیں کیا اعتراض ہے؟ معاملہ ابراہیمؑ حنیف اور اس کے رب کا ہے، تم بولنے والے کون ہو؟ ـــــ تم سے کب کسی نے مشورہ لیا ہے!

دراصل قصور "ترا اٰن" کا بھی نہیں ـــــ ایک ایسا ملک جس میں "روٹی، کپڑا اور مکان" کی خاطر خدا، رسول اور ان کے احکام کو فراموش کیا گیا، جس میں اسلام کی بجائے سوشلزم کا نعرہ لگا ـــــ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لائے ہوئے نظامِ حیات پر کارل مارکس اور لینن کے نظریات کو ترجیح دی گئی، وہاں ایسے ابن الوقت فائدہ نہ اٹھائیں گے تو اور کیا ہوگا؟

پس اگر قربانی کی حقیقت سمجھنی ہو تو بندۂ حنیف ہوکر سوچنا ضروری ہے، سوشلسٹ بن کر نہیں ـــــ اس سراپا عبادت کو کام و دہن کے چسکوں میں تولنا حماقت اور کم ظرفی ہے ـــــ کیونکہ یہاں بات سر دینے کی ہے، لینے کی نہیں ـــــ یہ تقریب بت شکنی ہے، سبیلِ شکم پروری نہیں، یہ تو اس امر کا اعلان ہے کہ راہِ حق میں جو شے بھی حائل ہوگی، مال ہو یا اولاد، شخصی دلچسپیاں ہونگی یا گروہی اغراض، ہر چیز کے گلے پر چھری پھیر دی جائے گی۔ خدا تک پہنچنے کے لئے جتنا اور جیسا کچھ لٹانا پڑا، دریغ نہیں کیا جائیگا، خاندانی روایات، مصالحِ وطن، قوم، جان، مال، اولاد غرض سبھی کچھ، راہِ حق میں قربان کر دیا جائے گا ـــــ ذرا اس نہج پر سوچیے، اس جذبہ کو تازہ کیجیے، اس عہد کی تکمیل کے لئے میدان میں آئیے، تو پھر دیکھیے کہ آپ کی زندگی کا ہر گوشہ، ہر کونہ اور ہر پہلو کس طرح جگمگا اٹھتا ہے! ـــــ ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین، لاشریک لہ وبذالک امرت وانا اول المسلمین ٥

(اکرام اللہ ساجد کیلانی)